

معاشرہ کی اجتماعی تربیت قصص القرآن کی روشنی میں

Societal Transformation: Reflections from Qur'anic Stories

Mehmood Ali

PhD Research Scholar, Department of Islamic studies,

University of Baluchistan, Quetta

Email: Tubarkati@gmail.com

Dr. Kaleem Ullah

Lecturer, Department of Islamic Studies, University of Baluchistan Quetta

Email: kaleem511@gmail.com

ABSTRACT

Indeed, Allah has revealed this Noble Qur'an as guidance for mankind, selecting from various styles of expression those that are most effective in influencing hearts and minds. One such style is the narration of Quranic stories about previous prophets and their communities, illustrating the principle of divine retribution based on one's actions. Many of these stories depict scenarios where a certain person committed a particular crime and was subsequently punished accordingly. However, the question arises for the reader: how can we benefit from these stories while living in a world different from theirs, facing circumstances unlike those depicted? This is the focal point of our research, as we delve into the noble purposes and objectives of storytelling in the Quran, discussing their role in societal reform and individual upbringing".

اللہ کریم نے نسل انسانی کی اصلاح و ہدایت کے لئے انسانی عقل، فہم کو متاثر کرنے والے جتنے بھی اسالیب اختیار کرنے تھے رب تعالیٰ نے قرآن عظیم میں وہ تمام اسالیب اختیار کئے ہیں ان اسالیب میں سے ایک اسلوب گزشتہ قوموں کے قصص بھی ہیں، قصص کسی بھی پیغام کو پہنچانے اور سمجھانے کے لئے قصص ایک بہترین ذریعہ ہے کیوں کہ قصص القرآن و الحدیث ان کو ایک منفرد اعزاز یہ بھی حاصل ہے کہ ان میں جھوٹ اور مبالغہ آرائی سے کام نہیں لیا گیا، قرآن و حدیث میں موجود قصص تمام جزئیات و تفصیلات حقائق پر مبنی ہیں۔ کیوں کہ یہ تمام قصص نبی مکرم ﷺ کی زبان سے بیان ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے قصص القرآن اور قصص الحدیث ہی کو یہ انفرادی امتیاز حاصل ہے کہ اس میں کوئی مبالغہ آرائی اور خلاف واقع کوئی قصص بیان نہیں کیا گیا، کیوں کہ یہ سب قصص الہامی ہیں۔ ان تمام قصص کا مقصد صرف انس و جن کی ہدایت ان قصص کے ذریعے لوگوں کو سابقہ امم کے احوال بیان کر کے عذاب الہی سے بچا سکیں اور انہی قصص کو بیان کر کے رب تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ اپنا سکیں۔

سابقہ تحقیقات کا جائزہ

یہ عنوان چونکہ "قصص القرآن اور معاشرے کی اجتماعی تربیت سے تعلق" رکھتا ہے۔ اور اس موضوع پر سندی اور غیر سندی تحقیقات میں مختلف جہات سے کام کیا گیا ہے جن میں سے چند کے نام ذیل میں درج کر کے آخر میں تحقیقی خلاء Research Gap واضح کر کے ثابت کیا جائے گا کہ اس موضوع پر کام کی ضرورت بدستور موجود ہے۔

قرآن حکیم میں مذکور قصص الانبیاء سے فقہی احکام و مسائل کا استنباط از ڈاکٹر محمد عبدالعلی اچکزئی

یہ پی ایچ ڈی مقالہ ہے اس میں مقالہ نگار نے 7 انبیاء کرام علیہم السلام کے قصے کو خاص کیا اور انہی میں سے فقہی مسائل کا استنباط کرنے کی سعی کی ہے۔

2: قصص القرآن میں تشریف آیات، اسرار و حکم از ڈاکٹر حاجرہ مریم

یہ پی ایچ ڈی مقالہ ہے اس میں مقالہ نگار نے بعض مستشرقین کو جواب دیا کہ جنہوں نے تشریف کو تکرار قرار دے کر اعتراض کیا اور اس کو عیب شمار کیا اور قرآن مجید کو کلام الہی ماننے سے انکار کیا، اور مفسرین کی تفاسیر اور کتب علوم القرآن کا جائزہ لے کر یہ بات ثابت کی کہ ان آیات سے اہل علم نے ہر عہد کی ضرورت کے مطابق جدید معانی و مفہیم مستنبط کئے ہیں اور تشریف آیات کا حقیقی مفہوم و مدعا اور قصص میں اس کے اسرار و حکم کو واضح کیا ہے۔

3: اردو داستانوں پر قرآنی قصص کے اثرات از ڈاکٹر حسن محمد خان

یہ پی ایچ ڈی مقالہ ہے اس میں مقالہ نگار نے مشہور قرآنی قصے بیان کئے اور ان میں تحریفات اور اضافات کا تعاقب کیا اور داستانوں پر قرآنی اسلوب بیان لئے اور ادبیات پر اسلام و قرآن کے اثرات بیان کئے

4: قصص الحدیث میں دروس و عبرت صحیح ابن حبان کا خصوصی مطالعہ از ڈاکٹر محمد نوید قمر

یہ ایم فل مقالہ ہے اس میں مقالہ نگار نے صحیح ابن حبان سے وہ مشہور قصے بیان کئے ہیں جو احادیث مرفوعہ میں وارد ہوئی ہیں ان میں دروس و عبرت کے واقعات بیان کئے ہیں تاکہ لوگ راہ ہدایت پر گامزن ہو سکیں اور عبرت حاصل کر سکیں۔

5: قصص الانبیاء کا اسلوب و منہج تفہیم القرآن اور تبیان القرآن کی روشنی میں از حافظہ عرشی اقبال

یہ ایم اے کا مقالہ ہے اس میں مقالہ نگار نے فقط پہلے مصنفین کا تذکرہ کیا اور چند واقعات کو بیان کیا اور ان میں موجود حکمتوں اور اسلوب و منہج کو کو مختصر انداز میں بیان کیا معاشرتی سماجی مسائل کو بیان نہیں کیا

غیر سندی تحقیق

قصص القرآن از مولانا حفظ الرحمان سیوہاری

قصص القرآن یہ کتاب مولانا حفظ الرحمن سیوہاری کی ایک قابل تعریف اور علمی خزانہ ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات قرآن پاک کی روشنی میں اپنایا گیا احادیث کے ذریعے سے وقاعت کی تشریح کی گئی ہے اور دعوت و تبلیغ اور دیگر موضوعات کو اپنایا گیا اور وعظ و نصیحت کا پہلو بھی اپنایا ہے۔

قصص القرآن از حضرت آیت اللہ ناصر مکارم شیرازی

یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے اس کتاب میں قرآنی واقعات سلیس زبان اور پُرکشش انداز میں بیان کیے گئے ہیں اور اس کتاب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پہلا حصہ: قرآن میں بیان شدہ انبیاء کرام کے واقعات

دوسرا حصہ: قرآن میں بیان شدہ دوسرے واقعات

تیسرا حصہ: قرآن میں بیان شدہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے واقعات

قصص الانبیاء از تالیف امام ابو الفداء ابن کثیر الدمشقی

اس کتاب کی خصوصیات میں سے ایک خصوصیت یہ ہے کہ انبیاء کرام کے قصص پر مشتمل متن قرآن مجید خوبصورت خطاطی میں کتاب کی زینت بنایا گیا ہے اور کتاب کا طرز بیان نہایت سادہ اور دلنشین ہے اور ابواب کے آخر میں "نتائج و فوائد اور عبرتیں اور حکمتیں" کی عنوان سے جو مفید اضافہ شامل کئے گئے ہیں ان سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ہم اپنی عملی زندگی میں ان کو کس طرح استفادہ کر سکتے ہیں۔

الموسوعة القرآنية از ڈاکٹر طاہر القادری

یہ کتاب ڈاکٹر طاہر القادری کی بہترین تصنیف ہے جو کہ 8 ہزار موضوعات پر مشتمل ہے اور 8 جلد ہیں۔ اس کتاب کی جلد چہارم میں قصص الانبیاء اور سابقہ امتوں کے عبرت انگیز واقعات کا تذکرہ ہے۔۔

مذکورہ بالا مقالات اور کتب موضوع ہذا متعلق بالواسطہ جزوی معلومات ضرور پیش کرتے ہیں تاہم ان میں موضوع ہذا کو براہ راست اور جامع انداز میں زیر بحث نہیں لایا گیا لہذا موضوع ہذا پر نہ کوئی تحقیقی کام پیش کیا گیا اور نہ ہی کتاب منظر عام پر آسکی، چونکہ اس موضوع کا بنیادی مواد قصص القرآن و حدیث میں منتشر حالت میں موجود ہے۔ ان تمام کتب میں معاشرے کی اجتماعی تربیت کے معیار پر تو کچھ خاص مواد نہیں لیکن ان کتب سے ابتدائی طور پر اپنے کام کو سمجھنے اور موضوع سے متعلق کام کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔

درج بالا تمام تمام مقالات و کتب میں یہ پہلو "معاشرے کی اجتماعی تربیت قصص القرآن کی روشنی میں" تشہہ تحقیق ہے موضوع اپنی اہمیت رکھتا ہے لہذا ضرورت ہے کہ اس جہت سے کام ہو اس لئے معروضی تقاضا ہے کہ ان علمی، فکری تہذیبی، اخلاقی قصص کو یکجا کر دیا جائے اور ان سے معاشرتی تربیت کے مباحث حاصل کئے جائیں۔

قصص کی تعریف

قصص کا حروف اصلی ق، ص، ص ہیں اس کا لغوی معنی اتباع کرنا ہے یعنی سابقہ قدم کے نشانات کو دیکھ کر چلنا مراد ہے اہل عرب کا ایک مقولہ اس بارے میں بہت مشورہ ہے و قص آثارہم یعنی اس نے اس کے قدموں کے نشان کی پیروی کی، اس معنی کی تائید قرآن مجید نے بھی کی ہے چنانچہ اللہ کریم نے قرآن مجید میں یہ الفاظ استعمال کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"فَارْتَدًّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ قَصَصًا" 1 ترجمہ: "وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے"

قصص کی اصطلاحی تعریف

قصص کی اصطلاحی تعریف یوں ہے ماضی، حال، مستقبل کے کسی بھی چیز کے احوال کو بیان کرنا، خبر دینے کو قصص کہتے ہیں 2

قصص القرآن کی اہمیت

قرآن مجید بنیادی طور پر ایک صحیفہ ہدایت ہے اس کا مقصد انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی کو صلاح و فلاح سے ہم کنار کرنا اور انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابدی انعامات کے حصول کا مستحق بنانا ہے اس مقصد کے لئے قرآن مجید نے دیگر وسائل اور دلائل کی طرح قصہ نگاری کو بطور وسیلہ استعمال کیا ہے قرآن مجید کا مقصد نہ تاریخ بیان کرنا ہے نہ تاریخ کے واقعات و حادثات کی تفصیل فراہم کرنا ہے بلکہ اس کا مقصد عبرت و نصیحت کے سامان اور حکمت و بصیرت کے اسباب فراہم کرنا ہے قرآن مجید نے خود قصص کی وجوہات بیان کئے ہیں۔

ارشاد باری ہے۔

"وَكَلَّا نَقْصُصْ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرٌ لِلْمُؤْمِنِينَ" 3

ترجمہ: "اور رسولوں کی خبروں میں سے ہم سب تمہیں سناتے ہیں جس سے تمہارے دل کو قوت دیں اور اس کے ذریعے تمہارے پاس حقیقت کا علم آیا اور مسلمانوں کے لئے وعظ و نصیحت ہوئی"

مفسرین کرام اس آیت تحت فرماتے ہیں کہ نبی مکرم ﷺ کو سابقہ امم کے واقعات بیان کرنے کا مقصد آپ ﷺ کا دل کو مضبوط کرنا مقصود ہے اور ساتھ میں سابقہ انبیاء کرام کے حالات اور واقعات اور سابقہ امم کے حالات بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ دیگر اقوام نے اپنے انبیاء کرام کو جو تکالیف دی ہیں ان کو اپنے ذہن میں رکھیں کہ آپ کو بھی امت کی جانب سے تکلیف درپیش آسکتی ہیں۔ ساتھ میں اس آیت میں یہ بھی بیان ہوا کہ آپ بھی اپنے امت کو سابقہ امم کے حالات و واقعات بیان کریں ان پر انعامات کا ذکر کریں اور نافرمانی کی صورت میں عذاب الہی کے واقعات بیان کریں تاکہ آپ کی امت ان امتوں کو دیکھ کر عبرت و نصیحت حاصل کر سکیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے قصص کی اہمیت کے بارے میں فرمایا کہ قصص عبرت و نصیحت ہیں غور سے

سننے والوں کے لئے۔

ارشاد باری ہے

"لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولَى الْأَلْبَابِ" 4

ترجمہ: "بیشک قصص میں عقل مندوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے"

مفسرین کرام اس آیت کے تحت فرماتے ہیں کہ بے شک انبیاء کرام کی اور ان کی قوموں کی خبروں میں عقل مندوں کے لئے عبرت و نصیحت ہے یعنی سابقہ امم کے واقعات سے بڑے بڑے نتائج نکلتے ہیں، گناہوں کا علم ہوتا ہے اور اس کے برے اثرات کا علم ہو جاتا ہے اور صبر اور اچھی چیزوں کے نتائج کا علم ہو جاتا ہے، برائی کرنے والوں کا انجام معلوم ہوتا ہے، رحمت الہی، غضب الہی کے بارے میں معلوم ہوتا ہے،

قصص القرآن کے مقاصد

قرآن مجید بنیادی طور سے ایک صحیفہ ہدایت ہے۔ اس کا مقصد انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی کو صلاح و فلاح سے ہم کنار کرنا اور انھیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ابدی انعامات کے حصول کا مستحق بنانا ہے۔ اس مقصد کے لیے قرآن مجید نے دیگر وسائل اور دلائل کی طرح قصص کو بطور وسیلہ استعمال کیا ہے۔ قرآن مجید کا مقصد نہ تاریخ بیان کرنا ہے اور نہ تاریخ کے واقعات و حادثات کی تفصیل فراہم کرنا ہے، بلکہ اس کا مقصد عبرت و نصیحت کے سامان اور حکمت و بصیرت کے اسباب فراہم کرنا ہے۔ قرآن مجید نے اپنے بیان کردہ واقعات کی اس معنویت اور مقصدیت پر خود روشنی ڈالی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ فُؤَادَكَ، وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ

وَذِكْرٌ لِّلْمُؤْمِنِينَ" 5

ترجمہ: اور اے نبی، یہ پیغمبروں کے قصے جو ہم تمہیں سناتے ہیں یہ چیزیں ہیں جن کے ذریعہ سے ہم تمہارے دل کو مضبوط کرتے ہیں۔ ان کے اندر تم کو حقیقت کا علم ملا اور ایمان لانے والوں کو نصیحت اور بیداری نصیب ہوئی۔

ایک اور آیت میں ارشاد باری ہے

"لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ۗ مَا كَانَ حَدِيثًا يُفْتَرَىٰ وَلَٰكِن تَصْدِيقَ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيلَ كُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ" 6

ترجمہ: "بیشک ان رسولوں کی خبروں میں عقل مندوں کیلئے عبرت ہے۔ یہ (قرآن) کوئی ایسی بات نہیں جو خود بنائی جائے لیکن (یہ قرآن) ان کتابوں کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے تھیں اور یہ ہر چیز کا مفصل بیان اور مسلمانوں کے لیے ہدایت اور رحمت ہے"

"قرآنی قصوں کی مذکورہ بالا افادیت اور خاصیت پر روشنی ڈالتے ہوئے علامہ حمید الدین فراہی نے سورہ

یوسف کی تفسیر کی ابتدا میں بہت عمدہ تجزیہ کیا ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل ہے

تمام قرآنی قصص عبرت اور یاد دہانی کے سامان ہیں۔ یہ ایسی تصاویر ہیں جن میں انبیاء صلحاء اور ان کے مخالفین ابتلاء اور کشمکش سے دوچار نظر آتے ہیں۔ یہ قصص ان کی اخلاقی اور تمدنی صورت حال کے ترجمان اور عکاس ہیں۔ یہ عبرت اور نصیحت اس لیے ہیں کیونکہ ان میں تمام فریقوں کے عواقب پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اور عبرت حاضر کی صورت کو غائب پر قیاس کرنے کا نام ہے۔ پس یہ سورہ یعنی سورہ یوسف حضرت یوسف کی زندگی کی تصویر کشی کرتی ہے۔ لیکن جب تم غور سے کام لو گے تو تمہیں اس کے اندر نبی آخر الزماں کی زندگی اور حالات نظر آئیں گے۔ اور تم اسے دیکھ کر مبہوت اور حیرت زدہ ہو کر رہ جاؤ گے۔ اس طرح یہ قصہ تمہارے سامنے ایک حقیقت واقعی بن کر اس طرح سامنے آئے گا کہ اس میں احساس اور خیال کی بھرپور نمائندگی شامل ہوگی۔ تمہارے اس احساس میں مزید اضافہ اس وقت ہو گا جب تم جامہ یوسفی میں جمال مصطفوی کا مشاہدہ کرو گے۔ اس طرح تمہیں پوری سورہ

فی الواقع نبی اکرم ﷺ کی زندگی کے مراحل کو پیش کرتی نظر آئے گی" 7

قرآنی قصص کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ان میں عبرت اور نصیحت کے بہت سے سامان موجود ہیں یہاں ان

سب کا احاطہ مشکل ہے اس لئے اہم پہلوؤں کا ذکر یہاں پر کرنا ضروری ہے

1: دعوت الی اللہ کی بنیادوں کی وضاحت

اللہ کریم نے جو بھی قصص قرآن مجید میں بیان کئے ہیں ان میں ایک بات صراحت کے ساتھ بیان کیا کہ باقی جو اعمال تم کرو گے اس کی معافی تلافی ممکن ہے مگر توحید میں شراکت کی معافی ممکن نہیں کیوں کہ یہ حکم تمام انبیاء کرام کے لئے تھا کہ سب سے پہلے جو دعوت دینی ہے وہ توحید کا درس ہے تمام اعمال کا دار و مدار توحید پر ہی ہے اور جو دیگر اچھے اعمال جتنے بھی کرے گا

اگر وہ توحید پر یقین رکھتا تو اس کے سب نیک اعمال برباد ہوں گے اسی وجہ سے بار بار قصص میں توحید کا درس دیا گیا جیسے ارشاد ربانی ہے

"وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رُسُولٍ إِلَّا نُوحِي إِلَيْهِ أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا فَاعْبُدُونِ" 8

ترجمہ: "ہم نے تم سے پہلے جو بھی رسول بھیجا ہے اس کو یہی وحی کی ہے کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے پس تم لوگ میری ہی بندگی کرو"

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے علامہ جریر طبری فرماتے ہیں

"يقول تعالى ذكره: وما أرسلنا يا محمد من قبلك من رسول إلى أمة من الأمم إلا نوحى إليه أنه لا معبود في السماوات والأرض، تصلح العبادة له سواي فاعبدون يقول: فأخلصوا لي العبادة، وأفردوا لي الألوهية" 9

"ہم نے آپ سے پہلے جس امت کی طرف کوئی رسول اور نبی بھیجا، ہم اس کی طرف وحی فرماتے رہے کہ زمین و آسمان میں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں جو عبادت کئے جانے کا مستحق ہو، تو اخلاص کے ساتھ میری عبادت کرو اور صرف مجھے ہی معبود مانو"

اس آیت سے تین باتیں معلوم ہوئیں

- (1)... نبوت کے لئے وحی کا ہونا ضروری ہے کیوں کہ ہر نبی پر وحی کا نزول ہوا ہے۔
- (2)... ہر نبی اور رسول کو بھیجے کا مقصد اللہ وحدہ لا شریک کی وحدانیت کا پرچار کرنا اور اسی کی عبادت کرنا ہوتا ہے
- (3)... وحدانیت الہہ میں تمام انبیاء کرام کو حکم دیا گیا ہے اس بات پر سب متفق ہیں، اگرچہ معمولات میں فرق ہے۔ مگر کسی نبی عَلَيهِ السَّلَام کے دین میں توحید کے منافی چیز جائز نہیں ہوں۔

2: تسکین قلب

سابقہ انبیاء کرام کی قصص کو بیان کرنے کا مقصد ایک یہ بھی ہے کہ پیارے نبی علیہ السلام اور صحابہ کرام کے قلوب کو اللہ کے دین کی صداقت اور حقانیت پر مطمئن کرنا اور ان کو تسکین دینا تاکہ ان کو اللہ کی نصرت و تائید حق، غلبہ حق اور باطل کی شکست پر ان کے یقین و اعتماد کو پختہ اور مستحکم کرنا ہے اس مقصد کی وضاحت کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا۔

" وَكُلًّا نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهِ - فُؤَادَكَ ۚ وَجَاءَكَ فِي هَذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَذِكْرَى لِلْمُؤْمِنِينَ " 10

ترجمہ " اور ہم آپ کو رسولوں کی تمام خبریں بیان فرماتے ہیں جن سے ہم آپ کے دل کو تسکین دیتے ہیں اور ان قصوں میں آپ کے پاس حق آگیا اور مومنوں کے لیے نصیحت اور عبرت اور جو لوگ ایمان نہیں لاتے "

اللہ تعالیٰ نے متعدد انبیاء سابقین علیہم السلام کے قصص بیان فرمائے ان کی حکمت یہ کہ رسول اللہ ﷺ کے قلب مبارک کو فرائض رسالت کی ادائیگی پر اور کفار کی پہنچائی ہوئی اذیتوں اور سختیوں پر ثابت قدم رکھا جائے کیونکہ انسان جب کسی مشکل اور مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے، پھر دیکھتا ہے کہ اور لوگ بھی اس مشکل اور مصیبت میں مبتلا ہیں تو اس پر وہ مشکل اور مصیبت آسان ہو جاتی ہے اسی لیے کہا جاتا ہے کہ جب کوئی سختی عام ہو تو وہ آسان ہو جاتی ہے تو جب سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انبیاء سابقین علیہم السلام کے واقعات اور قصص بیان کیے گئے اور آپ نے یہ جان لیا کہ تمام انبیاء (علیہم السلام) کے ساتھ ان کی قوموں نے اسی طرح کا ظالمانہ اور اذیت ناک سلوک کیا تھا تو پھر آپ پر کفار مکہ کی پہنچائی ہوئی اذیتیں آسان ہو گئیں اور آپ کے لیے ان تکلیفوں پر صبر کرنا مشکل نہ رہا۔ اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے مولانا امین احسن اصلاحی فرماتے ہیں۔

اوپر حضرات انبیاء علیہم السلام اور ان کی قوم کے جو سرگزشتیں بیان ہوئی ہیں ان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ سرگزشتیں ہم اس لیے سناتے ہیں کہ ان کے وہ پہلو تمہارے سامنے لائیں جو تمہارے دل کو مضبوط کریں تاکہ تمہیں تسکین ملے اور تم حالات کا استقلال کے ساتھ مقابلہ کر سکو جو تمہیں پیش آرہے ہیں یا آئندہ پیش آسکتے ہیں اور یہ اطمینان رکھو کہ ان واقعات سے حق کے غلبہ اور باطل کی شکست کی جو تاریخ تمہارے سامنے آئی ہے یہ تمام تر حقائق پر مبنی ہے ایسا ہی ہوا ہے اس اور ایسا ہی ہو گا یہ سنت الہی ہے اور سنت الہی میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ 11

3: تصدیق رسالت محمد ﷺ

قصص کا مقصد نبی مکرم ﷺ کی رسالت کی تصدیق مقصود ہے یعنی انبیاء سابقین اور ان کے احوال و کوائف کا تذکرہ اور اس کے ذریعہ خاص طور سے حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی رسالت کی تصدیق کرنا مقصود ہے۔ کیونکہ ان کے ساتھ بھی اسی طرح کے واقعات پیش آئے جیسا کہ ان سے پہلے کے انبیاء کرام کے ساتھ پیش آئے تھے۔ اور ان کے مخالفین کا انداز تکذیب اور طریقہ ایذا رسانی اسی طرح کا تھا جیسا کہ ان سے پہلے کے انبیاء کے مخالفین کا تھا۔

چنانچہ ارشادِ باری ہے۔

"فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كَذَّبَ رَسُولًا مِّنْ قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالرُّبْرِ وَالنُّكْتِيبِ الْمُنِيرِ" 12

ترجمہ: "سو اگر یہ آپ کی تکذیب کریں تو آپ سے پہلے کئی عظیم رسولوں کی تکذیب کی گئی ہے جو واضح نشانیاں اور آسمانی صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے"

اس آیت میں آپ ﷺ کو یہ تسلی دی گئی ہے کہ اگر یہ آپ کے اس قول کی تکذیب کریں کہ پہلے نبیوں نے ان کو مطلوبہ معجزہ پیش کیا تھا اور ان کی قربانی کو آگ نے کہا لیا تھا پھر بھی یہودیوں نے ان کو نہیں مانا ان کی تکذیب کی اور ان کو قتل کر دیا تو آپ غم نہ کریں یا اگر یہ آپ کی نبوت اور رسالت کو نہیں مانتے اور بیشتر معجزات دیکھنے کے باوجود آپ کی تکذیب کرتے ہیں تو آپ افسوس نہ کریں ہمیشہ سے کفار اور منکرین بڑے بڑے رسولوں کی تکذیب کرتے آئے ہیں۔

4: حقانیت کو دلائل ثابت کرنا

اہل کتاب کو دلائل و براہین سے اس بات کا قائل کر دینا کہ انہوں نے حق و انصاف کی راہ سے انحراف کیا ہے کتمان حق کا جرم عظیم ہے اور آسمانی کتابوں میں تحریف ایک قبیح حرکت ہے یہی نہیں بلکہ انہوں نے حضرت انبیاء کرام کی تصویر مسخ کی ہیں اور ان پر بے بنیاد الزامات عائد کیے ہیں اس لیے اب قرآن مجید جو کچھ بیان کر رہا ہے اس کی حقانیت اور صداقت کو تسلیم کیا جائے۔

اللہ کریم ارشاد فرمایا

"إِنَّ هَذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ" 13

ترجمہ: "بیشک یہی قصص حق ہیں"

"نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَأَهُمْ بِالْحَقِّ" 14

ترجمہ: "ہم ان کا قصص آپ کو حق کے ساتھ بیان کرتے ہیں"

اس آیت میں رب تعالیٰ صریح الفاظ میں بیان کر رہے ہیں کہ سابقہ امم کے قصص ٹھیک بیان کئے ہیں اس میں ایک لفظ بھی غلط بیان نہیں کیا گیا، ان قصص کے ذریعے سے ہی کفار و مشرکین کو دلائل سے غلط ثابت کیا، کہ جو تم کر رہے ہو اور اپنے گمان میں اچھے ہو کر یہ بالکل سراسر غلط ہے ان قصص میں واضح اور صاف صاف انداز میں بیان کیا گیا۔

5: حصول عبرت

مخاطبین کے لیے تذکیر اور نصیحت اور فہم حقیقت کو آسان بنا دینا کیونکہ قصص اور حکایات میں سامع کو ایک خاص قسم کا لطف آتا ہے اور بات اس کی سمجھ میں زیادہ آسانی سے آجاتی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِأُولِي الْأَلْبَابِ" 15

ترجمہ "اگلے لوگوں کے لیے ان قصوں میں عقل و ہوش رکھنے والوں کے لیے عبرت ہے"

علامہ عبدالحمید فراہی قصص القرآن کے اس پہلو کو اس انداز میں اجاگر کرتے ہیں قصص کی پہلی خوبی یہ ہوتی ہے کہ ان کی تاویل مخاطبین کے احوال کے مطابق ہوتی ہے ایسا محسوس ہوتا ہے گویا یہ ایسی مثالیں ہیں جو انہی کے لیے بیان کی گئی ہیں اس لیے وہ ان سے سبق لیتے ہیں چنانچہ یہ انسانی نفوس میں صاف اور براہ راست گفتگو کے بالمقابل زیادہ موثر ہوتے ہیں ان کی دوسری خوبی یہ ہے کہ یہ نفس کو حرکت اور نشاط عطا کرتے ہیں اس لیے لوگ مردوں اور عورتوں کے درمیان عشق و محبت کی داستان کو بہت زیادہ شوق سے سنتے اور پڑھتے ہیں اور انہیں والدین اور ان کی اولاد کے درمیان پائے جانے والی محبت کی تفصیلات پر ترجیح دیتے ہیں۔ 16

وہ تفسیر سورۃ البقرہ میں قصہ ادم پر گفتگو کرتے ہوئے لکھتے ہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیش نظر مطالب کی وضاحت کے لیے قصہ کا پیرائے بیان اختیار کیا ہے اور ان مطالب کے لیے صاف اور سیدھے طریقہ بیان سے احتراز کیا ہے کیونکہ قصہ نگاری کے صنف زیادہ موثر اور کارگر ہوتی ہے۔ 17

6: منکرین حق کو خوف میں مبتلا کرنا

منکرین حق اور مفسدین ارض کو اللہ تعالیٰ کی گرفت اور عذاب سے ڈرانا اور اس کی تفصیلات سے آگاہ کرنا تاکہ وہ تکذیب و افتراء اور کفر و شرک راہ ترک کر کے راستی اور حقانیت کا راستہ اختیار کر لیں یہ تفصیلات قرآن مجید کے متعدد سورتوں میں انبیاء کرام اور ان کی اقوام کے ذکر کے دوران بیان کی گئی ہیں بعض مقامات پر عذاب کی شکلوں میں سے کئی کا تذکرہ ایک ساتھ کر دیا مثلاً

سورۃ العنکبوت میں ہے

"فَكُلًّا أَخَذْنَا بِذَنبِهِ فَمِنْهُمْ مَنْ أَرْسَلْنَا عَلَيْهِ حَاصِبًا وَمِنْهُمْ مَّنْ أَخَذَتْهُ الصَّيْحَةُ وَمِنْهُمْ مَّنْ خَسَفْنَا بِهِ الْأَرْضَ وَمِنْهُمْ مَّنْ أَغْرَقْنَا وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُظْلِمَهُمْ وَلَكِنْ كَانُوا أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ" 18

ترجمہ: "سو ہم نے ہر ایک (سرکش) کی اس کی سرکشی پر گرفت کی تو ہم نے ان میں سے بعض پر پتھر برسائے اور ان میں سے بعض کو ایک ہولناک چنگھاڑ نے پکڑ لیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے زمین میں دھنسا دیا اور ان میں سے بعض کو ہم نے غرق کر دیا اور اللہ ان پر ظلم کرنے والا نہ تھا لیکن وہ خود اپنی جانوں پر ظلم کرنے والے تھے"

سورۃ النجر میں ارشاد باری ہے

" أَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادِ إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأُوتَادِ الَّذِينَ طَعَوْا فِي الْبِلَادِ فَأَكْتَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمُرْصَادِ" 19

ترجمہ: "تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے کیا برتاؤ کیا اونچے ستونوں والے عاد ارم کے ساتھ جس کے

مانند کوئی قوم دنیا کے ملک میں پیدا نہیں کی گئی اور شمود کے ساتھ جنہوں نے وادی میں چٹانے تراشی تھیں اور میٹوں والے فرعون کے ساتھ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے دنیا کے ملکوں پر بڑی سرکشی کی تھی اور ان میں بہت فساد پھیلا دیا تھا آخر کار تمہارا رب نے عذاب کا کوڑا برسایا حقیقت یہ ہے کہ تمہارا رب گھات لگائے ہوئے ہیں"

اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر میں بہت قسمیں کھائیں اس کے بعد جو اب قسم ذکر کیا کہ کافروں کو ضرور عذاب دیا جائے گا، آخرت میں تو ضرور دیا جائے گا مگر دنیا میں بعض اوقات کفار کو عبرت کا نشانہ بنایا جائے گا جیسے عاد اور ثمود کو فرعون کو دنیا میں عذاب الہی کے شکار ہوئے ہیں، اس طرح کے عذابات الہی کا ذکر کرنے کا مقصد صرف منکرین حق کو خوف دلانا مقصود ہوتا ہے تاکہ کفار ان بڑے بڑے کفار اور طاقتور قوموں کو دیکھ کر عبرت اور نصیحت حاصل کر سکیں ان کی عمریں طویل طاقت بے تحاشہ پیسہ بے انتہا ہر طرح کی غرور کو اللہ نے مٹا دیا اور سب کو ہلاک کر دیا تو اسے کافروں تم کیوں عذاب الہی سے بے خوف و بے خطر ہو۔

7: اللہ کی بڑائی و نصرت کو بیان کرنا

قصص کے بیان کرنے کا ایک مقصد اللہ تعالیٰ کی بے پناہ طاقت و قوت کا اظہار اور اثبات کرنا مقصود ہوتا ہے۔

خاص طور سے حضرات انبیاء کرام کے ذریعے میر العقول و اقعات کے اصدار سے ایک طرف یہ ثابت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں کی امداد اور نصرت کا جو وعدہ رکھا ہے اسے اس نے کیسے پورا کیا؟ اور وہ آج بھی اس پر قادر ہے دوسری طرف یہ بتایا گیا کہ اس دنیا میں جو قوانین جاری ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے حکم اور ارادے کے تابع ہیں اللہ تعالیٰ جب چاہیں ان قوانین میں ترمیم و تنسیخ کر سکتے ہیں اور نامساعد حالات کو مصلحت اور ناممکن کو ممکن بنا سکتے ہیں۔ سورت الملک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"أَأَمِنْتُمْ مَّن فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ أَمْ أَمِنْتُمْ مَّن فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا ۗ فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرٍ" 20

ترجمہ: "کیا تم آسمان والے سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تم کو زمین میں دھنسا دے پھر اچانک وہ زمین لرزے لگے۔

کیا تم آسمان والے سے بے خوف ہو گئے ہو کہ وہ تم پر کنکریاں برسائے والی تیز ہوا بھیج دے، پس عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا کہ میرا ڈرانا کیسا تھا"

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کفار کو عذاب الہی سے ڈراتے ہوئے فرماتے ہیں تم کس رب کی نافرمانی کر رہے ہو کیا تمہیں نہیں معلوم کہ اس کی حکومت پوری دنیا میں ہے تم اس رب سے بے خوف ہو گئے ہو؟ یہ وہ رب ہے جس نے قارون جیسے متکبر شخص کو بھی زمین میں دھنسا دیا تھا، کیا تم اس رب کی نافرمانی کرو گے جس نے لوط علیہ السلام کی

پوری قوم کو پتھر برساکر تباہ و برباد کیا تھا اس زمین میں صرف اور صرف ایک ذات کی حاکمیت ہے اور وہ ہے واحد لا شریک ذات رب تعالیٰ کی۔

اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا ذکر دوسری آیت میں بھی فرمایا۔

"قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَىٰ أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِكُمْ أَوْ مِنْ تَحْتِ أَرْجُلِكُمْ" 21

ترجمہ "تم فرماؤ وہی اس پر قادر ہے کہ تم پر تمہارے اوپر سے یا تمہارے قدموں کے نیچے سے عذاب بھیجے" یہ تورب کریم کا اپنے مخلوق پر شفقت و کرم اور رحمت ہے کہ اس ذات نے عذاب الہی واجب ہونے کے بعد بھی عذاب کو موخر کیا ہوا ہے۔

اگر رب تعالیٰ ان گناہوں کے سبب کسی کو پکڑنے پر آماتا تو کوئی انسان اس سرزمین پر چلنے پھرنے والا نہیں ملتا اے لشکر کفار تم اس ذات کی کریمی صفت کو دیکھ کر گناہوں میں مشغول ہو گئے ہو۔ یہ بات تمہاری سب سے بڑی بے عقلی پر دال ہے۔

اسی طرح جس قوم نے رب تعالیٰ کی کبریائی بیان کی اللہ تعالیٰ نے ان کو انعامات سے نوازہ ہے اور اسکی مشکل میں مدد کی ہے اور خود اس واقعہ کو قرآن میں ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں نے مجھے وحدہ لا شریک مانا اور صرف مجھ ہی سے مدد مانگا میں نے اس کی مدد کی اس کی واضح مثال غزوہ بدر ہے چنانچہ ارشاد ربانی ہے

"وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ" 22

ترجمہ: "اور بیشک اللہ نے بدر میں تمہاری مدد کی جب تم بالکل بے سروسامان تھے تو اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ"

اللہ کریم ان آیتوں میں جنگ بدر کا تذکرہ فرما رہا ہے، کیونکہ جنگ بدر میں مسلمان نہایت بے سروسامانی کی حالت میں تھے اور کفار بہت تیاری اور اسلحہ کی فراوانی کے ساتھ آئے تھے، اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو مشرکوں پر غالب کر دیا، اور یہ اس بات کی قوی دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی پر توکل نہیں کرنا چاہیے، اور نہ اس کے سوا اور کسی سے مدد طلب کرنی چاہیے اور اس سے مقصود یہ ہے کہ اس آیت کو موکد کیا جائے کہ اگر تم اللہ کے احکام کی اطاعت پر صبر کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تو کافروں کا مکرو و فریب تمہیں بالکل ضرر نہیں پہنچا سکتا، نیز اس بات کو موکد کرنا ہے کہ مومنوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔

جنگ بدر میں مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اور سامان جنگ بھی نہ ہونے کے برابر تھے یوں سمجھیں جنگی قوت بالکل نہ ہونے کے برابر تھی مگر مسلمانوں نے اللہ کریم پر توکل کیا تو رب تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعے مسلمانوں کی مدد کیا اور یہ جنگ بے سروسامانی کے باوجود جیت گئی۔

7: صحف سابقہ میں تحریفات پر مطلع کرنا

قصص کا بیان کرنے کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ صحف سابقہ میں جو تحریفات ہوئی ہیں ان پر مطلع کرنا مقصود ہے، یہود و نصاریٰ نے حق کو چھپانے کے لئے تورات اور انجیل میں تحریفات کئے۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حَلَالًا لِّبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَةُ ۗ قُلْ فَاَتُوا بِالتَّوْرَةِ فَاتْلُوهَا إِن كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۚ فَمَنْ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ" 23

ترجمہ: "ہر قسم کا طعام تورات کے نزول سے پہلے بنو اسرائیل کے لیے حلال تھا ماسوا اس کے جس کو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا، آپ کہیے اگر تم سچے ہو تو تورات کو لا کر اس کی تلاوت کرو، پھر اس کے بعد جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھیں تو وہی لوگ ظالم ہیں"

اس آیت کے بارے میں مفسرین فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں ملت ابراہیم پر ہوں تو یہود نے کہا اگر آپ ملت ابراہیم پر ہیں تو آپ اونٹ کا گوشت کیوں کھاتے ہیں؟ اور اونٹنیوں کا دودھ کیوں پیتے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے باپ ابراہیم پر حلال تھیں اور ہم بھی اس کو حلال قرار دیتے ہیں یہود نے کہا ہم جن چیزوں کو حرام کہتے ہیں وہ حضرت نوح اور حضرت ابراہیم کی شریعت سے حرام چلی آرہی ہیں حتیٰ کہ ہماری شریعت میں بھی حرام ہیں تب اللہ تعالیٰ نے ان کے رد اور ان کی تکذیب میں یہ آیت نازل فرمائی کہ ہر قسم کا طعام تورات کے نزول سے پہلے بنو اسرائیل کے لیے حلال تھا ماسوا اس کے جس کو یعقوب نے اپنے اوپر حرام کر لیا تھا یعقوب علیہ السلام بہت سخت بیمار ہو گئے اور ان کی بیماری بہت طول پکڑ گئی، تو انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ نذرمانی کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس بیماری سے شفا دے دی تو وہ اللہ کی رضا کے لیے اپنے محبوب مشروب اور محبوب طعام کو اپنے اوپر حرام کر دیں گے، اور ان کے نزدیک محبوب طعام اونٹ کا گوشت تھا اور محبوب مشروب اونٹنیوں کا دودھ تھا تو انہوں نے اپنے اوپر حرام کی۔

اسی طرح کے بہت سی آیات ہیں جس سے بالکل واضح ہوتا ہے کہ یہود نے اپنے صحف میں تحریفات کی ہیں۔

8: سابقہ امم اور عیب جوئی (انبیاء کرام)

سابقہ امم نے انبیاء کرام علیہم السلام پر بے بنیاد باتیں عام کر رکھیں تھی قصص کو بیان کرنے کا ایک مقصد ان کی تردید کرنا بھی ہے تاکہ سب اس بات پر مطلع ہوں کہ انبیاء کرام علیہم السلام ہر عیب سے ہر بہتان اور ہر گناہ سے معصوم ہیں ان کے بارے میں عیب و گناہ تصور کرنا بھی جرم عظیم و گناہ کبیرہ ہے اس قبیح حرکت کا مرتکب صرف

اور صرف یہو و نصاریٰ ہیں انہوں نے تورات اور انجیل میں مذکور انبیاء اور رسولوں کی پاکیزہ اور صاف ستھری زندگیوں کو بے سرو پا الزامات اور اتہامات سے سے آلودہ اور تاغدار کر دے کر پیش کیا جن کے متعلق ان پاک ہستیوں کی اتباع اور تقلید تو کجا نعوذ باللہ اس دنیا کے صالح افراد میں شمار کرنا بھی مشکل ہوتا ہے قرآن مجید نے اس قسم کے تمام انبیاء کرام کی ذات گرامی سے متعلق بے بنیاد عیب جوئی اور جھوٹ دھوکہ جیسے الزامات کا ازالہ کیا ہے ان میں خاص طور سے حضرت سلیمان حضرت داؤد اور حضرت عیسیٰ قابل ذکر ہیں۔

مولانا صدر الدین اصلاحی نے یہو و نصاریٰ کے ان الزامات اور بہتان طرازیوں کا تذکرہ ان الفاظ میں کیا ہے۔
 جن لوگوں کی نظر تورات اور اسرائیلی روایت پر ہوگی وہ اس تکلیف دہ حقیقت سے بے خبر نہ ہوں گے کہ عقل و دیانت کے ان دشمنوں نے انبیاء کی پاک سیرتوں کو داغدار بنا کر دکھانے میں کسی کوتاہی سے کام نہیں لیا معاذ اللہ حضرت لوط کو اپنی بیٹیوں سے زنا کرنے والا یا حضرت موسیٰ کو نظر باز اور مبروص قرار دیا حضرت ہارون کو گوسالہ پرستی کا مجرم اول ٹھہرایا حضرت داؤد کو عیاش اور عیار بنا کر پیش کیا حضرت سلیمان کو جادوگر اور مشرک تک مشہور کیا اور حضرت عیسیٰ تو کچھ نہ پوچھیے کہ ان کا یہ ذوق بہتان درازی کس حد کو جا پہنچا ان الزامات و تہمتوں میں سے اکثر و بیشتر تو ایسے ہیں جنہیں ان لوگوں نے تورات میں درج کر ڈالا اور کچھ صرف ان کی زبان پر گردش کرتے رہے قرآن مجید کے مختلف صفات میں سے ایک صفات مہین ہونے کی بھی ہے جس کا مطلب ہے قرآن ان اہم غلطیوں اور بہتانوں کی اصلاح اور تردید کرنے والا ہے جن کو اہل کتاب نے اپنی کتابوں میں شامل کر دیا۔ 24

موجودہ معاشرے میں قصص القرآن سے استفادہ کی صورتیں

سابقہ امم کے قصص، واقعات اور حالات پڑھنا، ان میں غور و فکر کرنا بھی عبادت ہے تاکہ اپنے قلب میں اعمال سنیہ سے نفرت پیدا کی جائے، اسی طرح انعام یافتہ اقوام کے حالات میں غور کرنا بھی عبادت ہے کیوں کہ ان کے قصص اور حالات کے مطالعہ سے دل میں تاکہ اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قصص کو بے بجا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ میں ان قصص کی وجوہات پر غور فکر کیا جائے تو ہمیں ان قصص کے بیان کرنے کا مقصد بخوبی نظر آجائے گا۔ ایک بہترین معاشرے کی تشکیل کے لئے ضروری ہے کہ قصص اور واقعات اور سابقہ امم کے تاریخی حالات کو مطالعہ کر کے ہم تمام اعمال سنیہ سے دور رہیں جن کی وجہ سے معاشرہ میں بگاڑ پیدا ہوئی ان میں سے چند درج ذیل ہیں

عدل و انصاف

عدل و انصاف ایک نہایت اور گراں فریضہ ہے جس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء کرام اور اس کے نقش

قدم پر چلنے کو حکم دیا حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد علیہ السلام تک تمام انبیاء کرام نے یہ فریضہ عدل اچھی طرح انجام دیا جیسے قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيهَا هُدًى وَ نُورٌ-يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ" 25

ترجمہ: "ہم نے تورات اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے جس کے ذریعے انبیاء کرام فیصلہ کرتے تھے"

اللہ تعالیٰ نے خود نبی علیہ السلام کو عدل کے بارے میں مخاطب ہو کر فرمایا

"وَ أَنْ أَحْكُمُ بَيْنَهُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ وَ لَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ" 26

ترجمہ: "اللہ کے اتارے ہوئے کے مطابق ان کا فیصلہ کرے اور ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو"

عدل و انصاف کی مختلف صورتیں ہیں میاں بیوی کے حقوق میں عدل، گواہی دینے میں عدل، سزا دینے میں عدل، خرید و فروخت میں وزن میں عدل اہل کو امانت سپرد کرنے میں عدل یعنی کسی کو کوئی ذمہ داری دی جائے نا اہل کو ذمہ داری نہ دی جائے بلکہ میرٹ پر ذمہ داریاں دی جائیں۔

قصص اور عدل و انصاف

قصہ شعیب علیہ السلام کو دیکھا جائے تو ہمیں اس قصہ سے یہ نصیحت ملتی ہے کہ جو بھی عدل و انصاف نہیں کرتا وہ قہر خداوندی کے شکار ہوں گے جس انداز میں بادلوں نے قوم شعیب کو جلا کر خاکستر بنا دیا اسی طرح موجودہ معاشرہ میں جو بھی عدل و انصاف نہیں کرے گا ایک دن ضرور قہر خداوندی اس کو گھیر لے گا ایک بہترین معاشرے کے لئے عدل و انصاف ضروری ہے۔

قصص اور بے حیاء و بدکاری

حضرت لوط حضرت ابراہیم کے ہم عصر تھے آپ علیہ السلام کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قریبی دوستوں کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا وہ لوگ قرآن حکیم کے بیان کے مطابق غیر فطری عمل یعنی لواطت کا ارتکاب کرتے تھے جو اس وقت تک دنیا کو معلوم نہ تھا جب حضرت لوط نے انہیں اس غیر فطری عمل اور بدکاری سے منع کیا اور اللہ کے عذاب سے ڈرایا تو انہوں نے نہ صرف آپ علیہ السلام کی دعوت کا انکار کیا بلکہ آپ علیہ السلام کی نبوت تک کی تکذیب کر دی اور اپنے عمل بد پر اڑے رہے انجام کار اس عمل بدکاری کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس قوم کو خوفناک تباہی کے ذریعے ہلاک کر دی گئی ارشاد باری تعالیٰ ہے،

" وَ لُوطًا إِذْ قَالَ لِقَوْمِهِ أَتَأْتُونَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ أَحَدٍ مِنَ الْعَالَمِينَ إِنَّكُمْ لَتَأْتُونَ

الرِّجَالَ شَهْوَةً مِنْ دُونِ النِّسَاءِ-بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ" 27

ترجمہ: اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی تم تو مردوں کے پاس شہوت سے جاتے ہو عورتیں چھوڑ کر بلکہ تم لوگ حد سے گزر گئے بدکاری موجودہ معاشرے کے ناسوروں میں سے ایک ناسور ہے اسی فعل کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قوم لوط پر عذاب نازل کیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"وَ أَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا-فَانظُرْ كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِينَ" 28

ترجمہ: اور ہم نے ان پر ایک بارش برسایا تو دیکھو کیسا انجام ہوا مجرموں کا زنا اور بدکاری کی وجہ سے معاشرے میں برے اثرات مرتب ہوتے ہیں ان قصص کو سننے اور پڑھنے والے ان اعمال بد سے کوسوں دور رہتا ہے اور قصص کے ذریعے نصیحت پر تاثیر ہوتا ہے

قصص اور ایقائے عہد

وعدہ خلائی اور بد عہدی منافقوں کی اہم نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں عہد کو پورا کرنے اور بے وفائی کی حرمت کو تفصیلاً ذکر کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ" 29

ترجمہ: "اے ایمان والو اپنے عہد پورے کرو"

عہد میں دو چیزیں بھی داخل ہیں جنہیں اللہ نے حلال یا حرام قرار دیا ہے جنہیں فرض ٹھہرایا اور قرآن پاک میں جن کے حدود مقرر کئے حکم دیا کہ غداری نہ کی جائے، نہ ہی وعدہ خلائی کی جائے عہد میں عقود اور معاملات بھی داخل ہیں جیسے اللہ کے عہد و بیثاق، حلف کے وعدے، شرک کی بات چیت، لین دین، نکاح اور قسموں کے کلمات وغیرہ بھی شامل ہیں۔

اگر قصص القرآن میں دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے جو سزا بد عہدی کے نتیجے میں یہود کو دی ہے اس کی وجہ سے وہ پوری دنیا کے لئے عبرت کا نشان بنے چنانچہ قرآن مجید یہود کی بد عہدی کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

"إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ عِنْدَ اللَّهِ الْكَافِرُ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ الَّذِينَ عَاهَدتْ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُونَ عَهْدَهُمْ فِي كُلِّ مَرَّةٍ وَ هُمْ لَا يَتَّقُونَ" 30

ترجمہ: "بے شک سب جانوروں میں بدتر اللہ کے نزدیک وہ ہیں جنہوں نے کفر کیا اور ایمان نہیں لاتے وہ جن سے تم نے معاہدہ کیا تھا پھر ہر بار اپنا عہد توڑ دیتے ہیں اور ڈرتے نہیں"

مولانا نعیم الدین مراد آبادی فرماتے ہیں

"إِنَّ شَرَّ الدَّوَابِّ أُولَئِكَ الَّذِينَ حَقَّ عَلَيْهِمُ الذُّكُورُ وَأُولَئِكَ يَكْفُرُونَ" اور اس کے بعد کی آیتیں بنی قریظہ کے یہودیوں کے حق میں نازل ہوئیں جن کا رسول کریم ﷺ سے عہد تھا کہ وہ آپ سے نہ لڑیں گے، نہ آپ کے دشمنوں کی مدد کریں گے، انہوں نے عہد توڑا اور مشرکین مکہ نے جب رسول کریم ﷺ سے جنگ کی تو انہوں نے ہتھیاروں سے ان کی مدد کی پھر حضور ﷺ معذرت کی کہ ہم بھول گئے تھے اور ہم سے قصور ہوا پھر دوبارہ عہد کیا اور اس کو بھی توڑا۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں سب جانوروں سے بدتر بتایا کیونکہ کفار سب جانوروں سے بدتر ہیں اور باوجود کفر کے عہد شکن بھی ہوں تو اور بھی خراب "31

اس بد عہدی کی سزا اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دی کہ ان کے سردار کعب بن اشرف کو مارا گیا اور یہود مدینہ جلا وطن کئے گئے۔

اسی طرح موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے یہ عہد لیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو خدا نہیں مانیں مگر قوم موسیٰ علیہا السلام نے اس عہد کو پس پشت ڈالا اور گوسالہ کی پوجا کی جب موسیٰ علیہا السلام کوہ طور سے واپسی آئے تو اپنی قوم کو گوسالہ کی مورتی کا پوجا کرتے دیکھا تو ان پر سخت ناراض ہوئے اور ان میں سے جنہوں نے توبہ کی تو اللہ نے ان کی توبہ قبول کی مگر جو اپنے عہد سے مکر گئے اور توبہ نہیں کی جیسے سامری مع حواریں نے توبہ نہیں کی تو اللہ نے ان کو دنیا ہی میں سزا دے کر عبرت کا نشان بنایا۔

چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے

"قَالَ فَأَذْهَبَ فَإِنَّ لَكَ فِي الْحَيَاةِ أَنْ تَقُولَ لَا مِسَاسَ وَإِنَّ لَكَ مَوْعِدًا لَنْ تُخْلَفَهُ" 32

ترجمہ: کہا تو چلتا بن کہ دنیا کی زندگی میں تیری سزا یہ ہے کہ تو کہے چھو نہ جا اور بے شک تیرے لیے ایک وعدہ کا وقت ہے جو تجھ سے خلاف نہ ہو گا"

مفتی قاسم فرماتے ہیں

"سامری کی بات سن کر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا تو یہاں سے چلتا بن اور دور ہو جا، پس بیشک زندگی میں تیرے لئے یہ سزا ہے کہ جب تجھ سے کوئی ایسا شخص ملنا چاہے جو تیرے حال سے واقف نہ ہو، تو تو اس سے کہے گا کوئی مجھے نہ چھوئے اور نہ میں کسی سے چھوؤں۔ چنانچہ لوگوں کو مکمل طور پر سے ملنا منع کر دیا گیا اور ہر ایک پر اس کے ساتھ ملاقات، بات چیت، خرید و فروخت حرام کر دی گئی اور اگر اتفاقاً کوئی اس سے چھو جاتا تو وہ اور چھونے والا دونوں شدید بخار میں مبتلا ہوتے وہ جنگل میں یہی شور مچاتا پھرتا تھا کہ کوئی مجھے نہ چھوئے اور وہ وحشیوں اور درندوں میں زندگی کے دن انتہائی تلخی اور وحشت میں گزارتا تھا" 33

مولانا مودودی فرماتے ہیں

بد عہدی کا نتیجہ یہ ہوا کہ معاشرے سے سامری کے تعلقات توڑ دیئے گئے اور اس کو تنہا چھوڑ دیا گیا جو بھی بد عہدی کرے گا اس کو ایک روز یہی سزا ملے گا وہ لوگوں سے مل بھی نہیں سکے گا اور نہ ہی وہ لوگوں سے کسی چیز کا آس رکھے گا۔ 34

قصص اور سحر

قرآن مجید کے مطالعے سے ہمیں بعض ایسے حقائق کا علم ہوتا ہے جنہیں ناپسندیدہ تصور کیا گیا ہے اور ان کا علم شرعی لحاظ سے درست نہیں ایسے امور میں ایک غیر شرعی علم و عمل جادو سے تعلق رکھتا ہے جادو ٹونا ایک شیطانی عمل ہے بے علمی اور جہالت کی وجہ سے آج دنیا میں بہت سی اقوام اور افراد اس شیطانی عمل میں گرفتار ہیں امت مسلمہ کے بعض افراد کی بھی ایک بہت بڑی تعداد نہ صرف یہ جادو ٹونے علم پر یقین رکھتی ہے بلکہ عملاً اس کی ہلاکتوں میں گرفتار ہے قصص القرآن میں مختلف اقوام کے درمیان اس شیطانی علم کی موجودگی کا ذکر ملا ہے اہل بابل میں سریانی اور کلدانی اور اہل مصر میں فرعون اور قبطی بلخصوص ساحری کہانت کے مختلف طریقوں سے دلچسپی رکھتے تھے۔ مختلف زمانوں میں انبیاء و رسل علیہم السلام نے جادو ٹونے اور طلسمات کی حقیقت کو واضح کیا اور اللہ تعالیٰ کی صفات قدرت کے حوالے ان کی ہدایت کا سچا راستہ پیش کیا۔

سحر (جادو) کی تعریف

جادو کو عربی میں سحر کہتے ہیں سحر کا لغوی معنی پھیر دینے کے ہیں اہل عرب جب کسی سے ناراض ہوتے یا ایک شخص دوسرے سے نفرت کرتا تو اس کے لئے یہ محاورہ استعمال کرتے ما سحرک عن کذا کذا یعنی تمہارے دل کو کس نے میری محبت سے پھیر دیا، تم نے مجھ سے آنکھیں کیوں پھیر دی یعنی کس نے تمہیں میرے بارے میں دل کو بھر دیا ہے

سحر (جادو) کی اصطلاحی تعریف

جادو ایک ایسا شیطانی عمل ہے جس کے ذریعے کسی چیز کی حقیقت کو بدل کر پیش کیا جاتا ہے یعنی جس کا سبب پوشیدہ ہو اور اس میں چیز کو اس کی اصل حقیقت کے برعکس خیال کر لیا جاتا ہے

سابقہ اہم اور سحر

جو شخص جادو کے ابتداء کی تاریخ معلوم کرنا چاہے تو وہ اس کی تحقیق آسانی سے نہیں کر پائے گا کہ انسان نے کون سی تاریخ میں جادو کی معرفت حاصل کی تھی 35

اللہ تعالیٰ نے جادو کے بارے میں ارشاد فرمایا

"وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُو الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سُلَيْمَانَ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمَانُ وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا أُنزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتَّى يَقُولَا إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ فَيَتَعَلَّمُونَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُونَ بِهِ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهِ وَمَا هُمْ بِضَارِّينَ بِهِ مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ وَيَتَعَلَّمُونَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ وَلَقَدْ عَلَّمُوا لِمَنِ اشْتَرَاهُ مَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَقٍ وَلَيْئَسَ مَا شَرَوْا بِهِ أَنفُسَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ" 36

ترجمہ: اور یہ سلیمان کے عہد حکومت میں اس جادو کے پیچھے پڑ گئے جو شیاطین پڑھا کرتے تھے اور سلیمان نے کفر نہ کیا بلکہ شیطان کا فرہوئے جو لوگوں کو جادو سکھاتے تھے اور (یہ تو اس جادو کے پیچھے بھی پڑ گئے تھے) جو بابل شہر میں دو فرشتوں ہاروت و ماروت پر اتارا گیا تھا اور وہ دونوں کسی کو کچھ نہ سکھاتے جب تک یہ نہ کہہ لیتے کہ ہم تو صرف (لوگوں کا) امتحان ہیں تو (اے لوگو! تم) اپنا ایمان ضائع نہ کرو۔ وہ لوگ ان فرشتوں سے ایسا جادو سیکھتے جس کے ذریعے مرد اور اس کی بیوی میں جدائی ڈال دیں حالانکہ وہ اس کے ذریعے کسی کو اللہ کے حکم کے بغیر کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے تھے اور یہ ایسی چیز سیکھتے تھے جو انہیں نقصان دے اور انہیں نفع نہ دے اور یقیناً انہیں معلوم ہے کہ جس نے یہ سود لیا ہے آخرت میں اس کا کچھ حصہ نہیں اور انہوں نے اپنی جانوں کا کتنا برا سودا کیا ہے، کیا ہی اچھا ہوتا اگر یہ جانتے"

اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے مفسرین فرماتے ہیں کہ سلیمان علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل جادو سیکھنے میں مشغول ہوئے آپ علیہ السلام نے ان کو روکا اور جادو کی کتب کو چھین کر اپنی کرسی کے نیچے دفن کیا حضرت سلیمان علیہ السلام کے وفات کے بعد شیطان نے مشہور کیا کہ آپ علیہ السلام انہی کتب کی وجہ سے جنات پر حکومت کرتے تھے لہذا بنی اسرائیل کو ترغیب دی کہ وہ جادو سیکھیں اسی بات کو مد نظر رکھتے ہوئے بنی اسرائیل نے جادو کی مختلف ترغیبات جادو ٹونے کے مختلف منتر سیکھے اسی طرح جادو کی ابتداء ہوئی اور بنی اسرائیل نے بعد میں اس عمل میں کچھ ترامیم کی اور یوں یہی جادو فراعنہ مصر کے پاس اس دور کے اعتبار سے موجود رہا اور قوم موسیٰ نے بھی اس طرح جادو کی موسیٰ علیہ السلام کو ناراض کیا اور گو سالہ کو بنایا۔

ہر نبی نے اپنے امت کو جادو کرنے سے منع کیا کیوں کہ جادو میں بھلائی کے علاوہ سب کچھ ہے جادو کے ذریعے سے ہی لوگوں کے درمیان نفرت پیدا کی جاتی ہے اور جادو کے ذریعے لوگوں کو بیماری میں مبتلاء کیا جاتا ہے اور جادو کے ذریعے آپس کے محبتوں کو نفرت میں تبدیل کیا جاتا ہے جادو سے جدائی کا عمل کیا جاتا ہے جادو سے طلاق کر کر لوگوں کے گھر تباہ کئے جاتے ہیں خاندانوں میں لڑائی جھگڑے کروائے جاتے ہیں، جادو سے زنا، لواطت، فحاشی عام

ہوتی ہے، جادو کے ذریعے لڑکیوں کو محبت کے جال میں پھنسا یا جاتا ہے جس کی وجہ سے زنا و بدکاری عام ہوتی ہے جادو سے نجومیوں اور فال نکالنے والے لوگوں کو وہم و بدگمانی میں مبتلا کرتے ہیں۔

الغرض تمام فساد کا جڑ جادو و برے عملیات ہیں جس کی وجہ سے صالح معاشرہ کو بگاڑ کی طرف دھکیلا جاتا ہے

نتائج بحث

کسی بھی معاشرے کی ترقی میں اخلاقیات کا کردار ریڈھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے قصص القرآن سے ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے جن اقوام کے اخلاقی امور اچھے تھے وہ لوگ معاشی اور معاشرتی حوالے سے مضبوط رہے اور جن اقوام نے اخلاقیات کو ترک کیا وہ اقوام زوال کا شکار ہوئے اور تباہ و برباد ہوئے۔

خواہ اخلاقی زوال بد و عنوانی کی صورت میں ہو یا بدکاری کی وجہ سے ہو، ناپ تول میں کمی کی صورت میں ہو یا احکامات الہی کے انکار کرنے کی صورت میں ہو سب کے سب کے ہلاک کر دئے گئے۔

قصص القرآن کے متعلق سے معلوم ہوا کہ ہمیں اچھے اخلاق اپنانے چاہیے کیونکہ رب تعالیٰ نے سابقہ امم کی اخلاقی تربیت بہت زیادہ کی ہے اور سابقہ امم کو بد عہدی ظلم جھوٹ غیبت بدگمانی بدکاری ناپ تول میں کمی چوری وغیرہ جیسے احکامات سے منع فرمایا کیونکہ یہ وہ امور ہیں جس سبب سے معاشرتی بد امنی بے سکونی بد حالی اور معاشرتی بگاڑ و فساد وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے رب تعالیٰ نے سابقہ امم و معاشرے کی رضائل کے بارے میں تربیت فرمائی کہ ان رذائل سے دور رہیں ورنہ عذاب الہی کا شکار ہوں گئے۔

سفارشات

1. قصص القرآن اور اخلاقیات اس موضوع پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے تاکہ ہمیں اخلاقیات قرآن معلوم ہو سکیں۔

2. قصص القرآن اور معاشی تربیت اس موضوع پر کام کرنے کی اشد ضرورت ہے۔

حوالہ جات:

1: الکہف آیت 64

2: قاسمی، مولانا وحید الزمان، قاموس الوحید، ادارہ اسلامیات، کراچی، ص 740

3: ہود آیت 120

4: یوسف آیت 111

- 5: ھود آیت 130
- 6: یوسف آیت 111
- 7: فراہی، عبدالحمید فراہی۔ تعلیقات فی تفسیر القرآن الکریم، الجزء الاول، دائرہ حمیدیہ، مدرسہ الاصلاح، سرائے میر اعظم گڑھ طبع اول 2010 ص 296
- 8: انبیاء آیت 25
- 9: طبری، امام جعفر جریر، تفسیر طبری دارالکتب علمیہ، بیروت، ج 16، ص 250
- 10: ھود آیت 20
- 11: مولانا امین احسن اصلاحی، تدبر قرآن، تاج کمپنی دہلی بار اول 1989 ج 4 صفحہ 178
- 12: ال عمران آیت 184
- 13: ال عمران آیت 62
- 14: الکہف آیت 13
- 15: سورہ یوسف آیت 111
- 16: فراہی عبدالحمید فراہی۔ تعلیقات فی تفسیر القرآن الکریم، الجزء الاول، دائرہ حمیدیہ، مدرسہ الاصلاح، سرائے میر اعظم گڑھ طبع اول 2010 ص 297
- 17: فراہی، عبدالحمید فراہی۔ تعلیقات فی تفسیر القرآن الکریم، الجزء الاول، دائرہ حمیدیہ، مدرسہ الاصلاح، سرائے میر اعظم گڑھ طبع اول 2010 ص 216
- 18: عنکبوت آیت 40
- 19: فجر آیت 14
- 20: ملک آیت 16
- 21: انعام آیت 65
- 22: ال عمران آیت 123
- 23: ال عمران آیت 93/94
- 24: مولانا صدر الدین اصلاحی، تیسرا قرآن، مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی 2006 ص 138
- 25: مانند آیت 44
- 26: مانند آیت 49
- 27: اعراف آیت 81

28:اعراف آیت 84

29:مانندہ آیت 1

30:انفال آیت 55

31:مراد آبادی، مفتی نعیم الدین، خزائن العرفان مکتبہ المدینہ، ص 338

32:طہ آیت 98

33:مفتی قاسم، صراط الجنان، مکتبہ المدینہ، کراچی ج 6 ص 235

34:مودودی، ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، ادارہ ترجمہ القرآن، لاہور ج 3، ص 120

35:دینی، عزم اللہ، جادو کی حقیقت، دارالحدیث، لاہور، ص 33

36:سورۃ البقرۃ آیت 102